قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـــہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ روپے

نمبر ۱۱۰	مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۴ مارچ دوپہر کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۲ مارچ کی شام حضور کو حرارت ہو گئی۔ ۱۳ مارچ کی شام کو بھی طبیعت خراب رہی۔ آج صبح بھی پیٹ درد کی شکایت تھی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کامل عطا فرمائے۔

۱۳ مارچ سے قادیان سنٹر میں میٹریکولیشن کا امتحان شروع ہے۔ سری گوبند پور ہائی سکول اور مقامی ڈی۔ اے وی ہائی سکول کے طلباء بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں امتحان دے رہے ہیں۔ ۱۶ احمدی طالبات کا ایک لیڈی سپرنٹنڈنٹ کی زیر نگرانی علیحدہ امتحان ہو رہا ہے۔

۱۳ مارچ بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں شیخ غلام قادر صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سُود پر روپیہ لینا یا دینا

(فرمودہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء)

ہمارے نزدیک سُود پر روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ مومن وُہ ہوتے ہیں۔ جو اپنے ایمان پر قائم ہوں اللہ تعالےٰ ان کا خود متوتی اور متکفّل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے۔ اس قدر مومن دُنیا میں گزرے ہیں وُہ کبھی ایسی مشکلات میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ اللہ تعالےٰ ہر ضیق سے اُن کو نجات دیتا ہے۔ ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایک نمونہ پایا جاتا ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ آپ جب کسی سے کچھ روپیہ قرض لیتے۔ تو اس کے ساتھ کچھ اور بھی دیدیتے۔ اس طریق پر کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر عمل ہو جائے۔ اور یہ جو زائد دے دیتے۔ وُہ بعض اوقات ایسا ہوتا تھا۔ کہ اصل سے دوچند۔ سہ چند ہوتا۔ ایسی صُورتیں جائز ہیں۔ کہ اگر کسی اپنے دوست سے روپیہ لے۔ اور کوئی شرط اس کے ساتھ نہ ہو۔ تو صلہ مواسات کے طور پر کچھ بڑھا کر دیا دے۔ لیکن جیسے آجکل عام طور پر [illegible]

تبلیغی رپورٹ

احمدیہ مشن لنڈن کی اسلامی خدمات

نومسلموں کی تعلیم و تربیت

ماہ جنوری ۱۹۳۳ء میں سردی کی شدت کی وجہ سے اتوار کو پہلے کی نسبت کم حاضری ہوتی رہی۔ لیکن باوجود اس کے کئی ایک غیر مسلم بھی آئے۔ جن کو اسلام کے اصول بتانے کے علاوہ تبلیغی پمفلٹ بھی پڑھنے کے لئے دیئے جاتے رہے۔ قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔ اور بعض مضامین ریویو آف ریلیجنز سے سنائے گئے ہر اتوار نومسلموں کو فرداً فرداً بھی پڑھایا گیا۔

تبلیغی لیکچر

مکرم خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی دس روٹری کلبوں میں "اسلام" کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ اب آپ کو کثرت سے اس طرح اسلام کے اصول کی تبلیغ اور بے بنیاد اعتراضات کی تردید کا موقعہ مل رہا ہے۔ لوگ نہایت توجہ سے سنتے اور پھر بعد میں ضروری سوالات کرتے ہیں۔ کئی ایک لوکل اخبارات میں آپ کا مضمون شائع کیا گیا۔ گو لوگوں کو اسلام کے متعلق بہت تعصب ہے۔ پھر بھی بعض جگہ سامعین اظہار حقیقت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ آپ کی ایک تقریر کے بعد ایک شخص نے اسلام کی برتری کا کھلے لفظوں میں اقرار کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ تورات۔ انجیل وغیرہ مقدس کتب کا کوئی پتہ ہی نہیں چلتا۔ جبکہ قرآن مجید ایک لمبے عرصہ تک بالکل محفوظ چلا آتا ہے۔ اسلامی توحید کی تعریف کی۔ اور بالآخر کہا۔ کہ اسلام ہی حق رکھتا ہے کہ وہ تمام دنیا کو قبولیت کی دعوت دے۔ ایک جگہ یہ سوال کیا گیا۔ کہ کیا اب بھی الہام ہو سکتا۔ اور نبی آسکتا ہے۔ اس کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے آپ نے اسلام کی فضیلت بیان کی۔

تقریب عید

عید کے دن پچاس کس کے قریب حاضری ہوئی۔ خطبہ میں جناب خانصاحب نے روزہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فضیلت اسلام ثابت کی۔ کئی ایک غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک غیر مسلمہ عورت تین دفعہ اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے آتی رہی۔ جس کو آپ نے تمام اسلامی عقائد سمجھائے اور بعض کتب پڑھنے کے لئے دیں۔

صداقت اسلام پر تقریر

موسم کے زیادہ سرد ہونے کی وجہ سے کھلی جگہ میں زیادہ تقاریر نہیں کی جا سکیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں صرف ایک تقریر خاکسار نے صداقت اسلام پر ہائڈ پارک میں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت بائیبل سے ثابت کرنے کے علاوہ اسلام کی فضیلت بمقابلہ دوسرے مذاہب کے بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام دنیا میں اتحاد پیدا کر سکتا ہے۔ تقریر کے بعد چار پانچ اشخاص نے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیتے ہوئے میں نے یہ اپیل کی۔ کہ آپ لوگ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزشتہ انبیاء کی طرح صادق ہوں۔ لیکن آپ لوگ پہلے مخالفین کی طرح محروم رہ جائیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے متعلق اعلان

قابل توجہ امراء و سکرٹریان جماعت احمدیہ

مجلس مشاورت کا اجلاس جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل کو ہوگا۔ اس وقت تک ۵۴ جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی اطلاع دفتر میں پہونچی ہے۔ حالانکہ جماعتوں کی تعداد پانچسو کے قریب ہے۔ باقی جماعتیں خاص توجہ فرمائیں۔ اور نمائندگان جلد اطلاع دیں۔ جملہ انجمنہائے احمدیہ رجسٹرڈ و لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا مع بجٹ ۱۵ مارچ کو بھجوایا گیا ہے جس جماعت یا رجسٹرڈ لجنہ کو نہ پہنچا ہو وہ اطلاع دے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۳ء کو خاکسار نے اتوار کو آنے والے احباب کے سامنے اسلام کی خصوصیات پر تقریر کی۔ قرآن مجید کی اکملیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوانح اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد بیان کی۔ آپ کے معجزات ذکر کرتے ہوئے کتاب "احمدیت" سے ایک شاندار معجزہ پڑھ کر سنایا۔

ایک ادبی سوسائٹی کا خاکسار ممبر ہے۔ اس سوسائٹی میں گزشتہ ہفتہ فی البدیہہ تقاریر کی گئیں۔ مجھے بھی کہا گیا۔ میرے نام قرعہ نکلا۔ کہ "کونسا کام سب سے اہم ہے"۔ اس پر میں نے چند منٹ تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ تمام دنیا کے مختلف مذاہب اور قوموں کو ایک نقطہ مرکزی پر جمع کرنا سب سے اہم ہے۔

مسجد میں آنے والے غیر مسلم

ایک ہفتہ واری اخبار سنڈے کرانیکل کا نمائندہ مسجد میں آیا۔ اس کو خاکسار نے اسلام کے اصول۔ اپنی ترقی۔ اور مختلف مشنوں کے حالات بتائے۔ چنانچہ گزشتہ اتوار کے اخبار میں ہماری مسجد کے متعلق ذکر کیا گیا۔

ایک شخص جو عراق وغیرہ میں کافی عرصہ رہ چکا ہے۔ ۱۱ فروری کو مسجد آیا۔ اسلام کے متعلق اسے کچھ واقفیت تھی۔ احمدیت کے متعلق دریافت کرتا رہا۔ خاکسار نے اپنے خیالات کا اظہار تفصیلاً کیا۔ پھر کسی دن آنے کا وعدہ کیا۔ بعض پمفلٹ اور کتاب تحفہ ویلز پڑھنے کے لئے لے گیا۔ بالآخر احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد یار عارف۔ مبلغ انگلستان۔ ۱۵ فروری ۱۹۳۳ء

نظارت تعلیم و تربیت کا ضروری اعلان

تمام سکرٹریان لجنہ اماء اللہ و سکرٹریان تعلیم و تربیت و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی کارگزاری کی سالانہ رپورٹیں ۲۵ مارچ ۱۹۳۳ء تک نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں ضروری ہے۔ کہ یہ رپورٹیں تاریخ مذکورہ بالا تک موصول ہو جائیں۔ مبلغین سلسلہ کے لئے یہ امر واضح کرنا ضروری ہے۔ کہ ان کی رپورٹیں تعلیم و تربیت کے پہلو کو مدنظر رکھ کر لکھی ہوئی ہونی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

یوم التبلیغ کی رپورٹیں

جلد بھیجی جائیں

۵ مارچ کے یوم التبلیغ کی رپورٹیں بہت سستی سے آرہی ہیں۔ ایک سکرٹری جماعت نے تو لکھا ہے۔ کہ مارچ کی ماہواری رپورٹ کے ساتھ بھیجی جائے گی۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ دیر سے آنے والی رپورٹیں جب اخبار میں شائع نہیں ہو سکتیں۔ تو پھر شکایت کی جاتی ہے۔ ہر رپورٹ جلد سے جلد پہونچانی چاہیئے۔ اور یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹ جہاں سے ابھی تک نہیں بھیجی گئی۔ فوراً بھجوائی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان

یوم التبلیغ کے موقعہ پر جن احباب اور جماعتوں نے ٹریکٹ طلب کئے تھے۔ ان کی طرف سے تاحال قیمت موصول نہیں ہوئی۔ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز معذرت خواہ ہوں۔ کہ بوجہ تنگی وقت بعض آرڈروں کی تعمیل سے قاصر رہا۔ امید ہے۔ کہ احباب معاف فرمائیں گے۔ جن ممبران احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کو ماہ مارچ کے ٹریکٹ موصول نہیں ہوئے۔ ہاں ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ خاکسار بشیر احمد صادق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء جلد ۲۰

حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ظفر علی کی بدزبانی

مولوی ظفر علی کی شرمناک زندگی کے متعلق ایک اہم شہادت

سُنت الٰہی

جس طرح پیدائشِ عالم سے خدا تعالےٰ کی یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب دُنیا گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ کو بھلا دیتی ہے۔ بدیوں اور بدکاریوں میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنا فرستادہ بھیجکر لوگوں کی رُوحانی اصلاح کا سامان کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی سنت ہے۔ کہ ہر مامورِ الٰہی کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق تمسخر اور استہزاء سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کے خلاف ہر قسم کی ناگفتنی باتیں کہی جاتی ہیں۔ تاکہ جس مقصد و مدعا کو لے کر وُہ آیا۔ وُہ پورا نہ ہو۔ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ اس امر کا ذکر کرتا ہُوا فرماتا ہے۔ یٰحسرۃً علی العباد مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کہ ہائے افسوس ان لوگوں پر جو ہمارے فرستادہ کی تحقیر و تذلیل کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے ایسا ہی سلوک نہ کیا ہو۔

دوسری جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ ولقد استھزئ برسل من قبلک کہ تجھ سے پہلے جتنے رسول آئے سب کے ساتھ ان کے زمانہ کے لوگوں نے تمسخر اور استہزاء کیا۔ ان پر گندے سے گندے الزام لگائے۔ اور اس طرح انہیں تبلیغ ہدایت سے روکنا چاہا۔ مگر فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون جو کچھ وُہ رسولوں کے خلاف ان کے استہزاء اور تذلیل کے لئے کہتے تھے۔ اس نے خود ان کو گھیر لیا۔

اس سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو ہر مامُور کی تحقیر و تذلیل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ایسا کرنے والے دراصل خود تحقیر و تذلیل کے آماجگاہ ہوتے ہیں۔ جو گند خدا کے پیاروں کے متعلق وُہ اچھالتے اور جو جو الزام ان پر لگاتے تھے۔ ان میں خود ملوث ہوتے ہیں۔ اور دُنیا ان کی زندگی میں ہی ان کی شرمناک حالت سے مطلع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون کے اٹل الٰہی قانون کے ماتحت ضروری ہے کہ ماموزین کی تحقیر کرنے والے اسی زندگی میں رسوا اور ذلیل ہوں۔ اور دُنیا دیکھ لے۔ کہ ان کی اپنی حالت کیسی شرمناک ہے۔

عدم شناخت مامُور کا مواخذہ

خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کا انکار اور اس کی شناخت سے محروم رہنا بہت بڑا جرم ہے۔ لیکن اس کا مواخذہ خدا تعالےٰ نے اس وقت پر اُٹھا رکھا ہے۔ جب مرنے کے بعد انسان خدا تعالےٰ کے حضور پیش ہونگے۔ اور خدا تعالےٰ کے ماموزین سے علیحدگی اختیار کرنے کی وجہ سے اس قابل نہ پائے جائیں گے۔ کہ قربِ الٰہی حاصل کر سکیں۔ اس وقت انہیں ایسے حالات میں سے گزارا جائے گا۔ کہ ان کے وُہ گند دُور ہو جائیں۔ جو دُنیا میں ان کے لئے ماموزین کو شناخت کر کے صراطِ مستقیم پانے میں حجاب بنے رہے۔

ماموزین کی تحقیر کرنے کا مواخذہ

لیکن وُہ بدقسمت جو نہ صرف انبیاء کو قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ بلکہ خدا کے ان پیارے اور مقدس انسانوں کی تحقیر اور تذلیل بھی کرتے ہیں۔ ان پر طرح طرح کے بہتان لگاتے ہیں۔ ان کی شان میں بدزبانی اور بدگوئی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اسی دُنیا میں ایسے لوگوں کی ذلت و رسوائی کے سامان پیدا کر دیتا اور ان کے وُہ گند ظاہر کر دیتا ہے۔ جن پر اس کی ستاری کا پردہ پڑا ہوتا ہے۔ تاکہ سعید الفطرت انسانوں کو معلُوم ہو جائے۔ کہ ایسے لوگ خدا تعالےٰ کے کسی رسول اور نبی کے متعلق اس لئے بہتان طرازی نہیں کرتے۔ کہ ان کے پاس اس کے لئے کوئی وجہ ہوتی ہے۔ بلکہ اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وُہ خود غلاظت اور گند میں لتھڑے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحقیر کرنے والوں کا انجام

موجودہ زمانہ میں جب خدا تعالےٰ نے نرغۂ اعداء میں گھرے ہُوئے اسلام کی حفاظت کے لئے اور صراطِ مستقیم سے بھٹکی ہوئی دُنیا کی رُوحانی راہنمائی کے لئے سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تو ان تاریکی کے فرزندوں اور ضلالت کے شیدائیوں نے جو ہر زمانہ میں ماموزین کے استہزاء۔ اور تحقیر کا تباہ کُن مشغلہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ آپ کے خلاف بھی پُورا زور لگایا۔ بدگوئی۔ اور بدزبانی۔ افتراء پردازی اور دھوکہ دہی۔ فریب کاری اور فتنہ پردازی کا کوئی حربہ ایسا نہ تھا۔ جو استعمال نہ کیا۔ لیکن نتیجہ کیا ہُوا۔ یہی کہ جو بھی اس مقصد کو لے کر کھڑا ہُوا۔ وُہ خود ذلیل و رسوا ہُوا۔ اور بالآخر ناکامی و نامرادی کے گڑھے میں گر کر موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے سامانِ عبرت بن گیا۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے کامیابی پر کامیابی عطا کی۔ اور دُنیا کے کونوں تک نہ صرف آپ کا ذکر پہونچ گیا۔ بلکہ دُور دراز کے ملکوں میں آپ کی صداقت کا اقرار کرنے والے۔ اور آپ کے نام پر اسلام کی خاطر جانیں قربان کرنے والے پیدا ہوگئے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو تبلیغ اسلام میں لگا دیا۔ اس حالت کو دیکھ کر اگرچہ بہت سے لوگوں نے جو گو پہلے غلط فہمیوں میں مبتلا تھے۔ مگر سعادت کا مادہ رکھتے تھے۔ فائدہ اٹھایا۔ اور آپ کی صداقت کے قائل ہوگئے۔ اور ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن جو شقاوت اور ضلالت کے دلدادہ تھے۔ اور فی قلوبھم مرض کے مصداق۔ ان کے مرض میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی نے اضافہ کر دیا۔ اور فزادھم اللہ مرضا ان پر صادق آگیا۔

مولوی ظفر علی کی مخالفت

انہی میں سے ایک شخص مولوی ظفر علی صاحب ہیں۔ جن کی ساری زندگی جماعت احمدیہ کی ناکام مخالفت کی عبرت ناک تصویر ہے۔ جب بھی انہوں نے مخالفت میں سر اٹھایا۔ ایسی ذلت و رسوائی حاصل ہوئی۔ کہ مُونہہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے ان کی مخالفت میں از سرِ نو ابال آیا ہے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلۂ احمدیہ کے خلاف نہایت ناپاک گندے۔ اور بے بنیاد اتہامات تراشنا۔ اور بدزبانی کرنا شروع کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کو ایسے بدزبان اور بدگو مخالفین نے اب تک کیا نقصان پہونچایا۔ کہ مولوی ظفر علی اب پہونچا سکیں گے۔ البتہ دین و دُنیا میں وُہ اپنی رُوسیاہی کے سامان مہیا کر رہے ہیں اور وُہی تذلیل و تحقیر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرنا

چاہتے ہیں۔ اُلٹ کر ان پر پڑ رہی ہے۔

ایک تازہ شہادت

اس وقت ہم اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ نہ گزشتہ واقعات کو دوہرانا چاہتے ہیں۔ صرف ایک تازہ شہادت پیش کرتے ہیں۔ وُہ بھی اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ ایک ایسے شخص کے الفاظ میں جس کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جس نے جماعت احمدیہ کی خاطر وُہ الفاظ نہیں لکھے۔ حتّٰی کہ اس کے ذریعہ ہم تک اس کی تحریر بھی نہیں پہونچی۔ بلکہ "زمیندار" (۹ مارچ) کی وساطت سے ہی ہمیں اس کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس شخص کے دل میں ڈالا کہ مولوی ظفر علی کی ناپاک اور گندی زندگی کا ایک گوشہ بے نقاب کرے۔

چنانچہ جریدہ "دین و دُنیا" دہلی کے ایڈیٹر صاحب مولوی ظفر علی کے متعلق لکھتے ہیں:-

"پنجاب نے بلاشبہ ظفر علی خاں سے بڑا فتنہ پرداز اور ابن الوقت آج تک پیدا نہیں کیا ہے۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں ظفر علی خاں کا جواب مشکل سے ہی ہندوستان پیش کر سکے گا۔ ظفر علی خاں کی ہر تحریک اور ہر تبدیلی کی تہ میں زر پرستی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس زر پرستی پر قوم پرستی کا نقاب ڈال کر ہمیشہ ظفر علی خاں نے مسلمانوں کو بے وقوف بنایا ہے۔ پچھلے دنوں جب کانگرس اور مہاسبھائیوں نے مسلمانوں کے خلاف تمام ہندوستان میں فتنہ برپا کر رکھا تھا۔ اس وقت پُر اسرار طریقہ پر ظفر علی خاں مہاسبھائی جماعت کے سب سے بڑے حامی بن گئے تھے۔ ہم دوسرے سادہ لوح مسلمانوں کی طرح ظفر علی خاں کی اس تبدیلی کو بھی قوم پرستی ہی سمجھتے۔ اگر ہم کو ایک لاہور کے مخلص دوست سے یہ معلوم نہ ہو جاتا۔ کہ ظفر علی خاں نے باقاعدہ طور پر مہاسبھائیوں سے سودا کیا ہے۔ لیکن ہم کو یہ معلوم کر کے اور بھی رنج ہؤا۔ کہ اس سودے کی کچھ اقساط ظفر علی خاں صاحب کو مہاسبھائیوں سے ابھی تک وصول نہیں ہوئی ہیں۔ جس کی بنا پر ظفر علی خاں پھر رفتہ رفتہ کانگرس اور مہاسبھا کو چھوڑ کر مسلمانوں میں ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے آج کل قادیانیوں کے خلاف آپ شدید زہر افشانی کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کی مخالفت اس لئے نہیں ہو رہی ہے۔ کہ آپ خدانخواستہ قادیانیت کے خلاف ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن شائد ظفر علی خاں کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اب آپ کی حقیقت بے نقاب ہو چکی ہے۔ دُنیا میں کوئی شخص آپ کا یا ایک ایسے شخص کا کیا اعتبار کر سکتا ہے۔ جو بے شرمی کا مجسمہ اور اخلاقی پستی کا پیکر ہو۔ اور جس کے اس کی اندرونی زندگی بے انتہا شرمناک۔ اور اخلاق سوز ہو میرے خیال میں اب مسلمان اتنے بے وقوف نہیں رہے ہیں۔ کہ وُہ قومی راہ نماؤں میں اور قوم فروشوں میں فرق محسوس نہ کریں۔ ہم اس نازک موقعہ پر سادہ مزاج مسلمانوں کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وُہ ظفر علی خاں کے اس فریب سے ہوشیار رہیں۔ جس کے پردے میں قادیانی اور غیر قادیانی۔ سُنی۔ شیعہ کا جھگڑا اٹھا کر مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کسی جدید سودے کی بنا پر ہو رہی ہے۔ کس قدر حیرت انگیز بات ہے۔ کہ ظفر علی خاں ہندوؤں سے جو سرتاپا کافر ہے۔ اتحاد کرنے کی تو تعلیم دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں افتراق پیدا کیا جا رہا ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ اور کس مصلحت کی بنا پر مسلمانوں کے گلے پر چُھری پھیری جا رہی ہے۔ خدا مسلمانوں کو ظفر علی خاں اور ان کی فتنہ پردازی سے جلد نجات دلائے"!

مندرجہ بالا سطور کا جو ایک بالکل غیر متعلق شخص نے لکھی ہیں۔ ایک ایک لفظ نہایت غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ یہ سطور اس لئے نہیں لکھی گئیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی حمایت کی جائے بلکہ اس لئے لکھی گئی ہیں۔ کہ ایک بہت بڑے فتنہ پرداز اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے انسان کی حقیقت بے نقاب کر کے مسلمانوں کو اس کے فریب سے بچایا جائے۔ پھر ان سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ظفر علی جو جو اتہامات جماعت احمدیہ پر لگاتا ہے۔ اور جس قدر بدزبانی اور فحش گوئی کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس کا تقوٰے و طہارت اور اس کی پارسائی و پرہیزگاری اس کا تقاضا کرتی ہے۔ بلکہ اس کا باعث وُہ گند اور وُہ غلاظت ہے جس میں ظفر علی سرتاپا لتھڑا ہؤا ہے۔ جس کی وجہ سے وُہ "بے شرمی کا مجسمہ" بنا ہؤا ہے۔ جس کے باعث وُہ "اخلاقی پستی کا پیکر" ہے۔ اور جس کے اثر کے ماتحت "اس کے ہاں کی اندرونی زندگی بے انتہا شرمناک اور اخلاق سوز ہے"۔

شہادت کی اہمیّت

یہ شہادت کسی ایسے شخص کی نہیں ہے۔ جس کے آقا اور مقتدا کو ظفر علی اپنی بدزبانی کے تیروں کا نشانہ بنائے ہوئے ہے۔ بلکہ اس شخص کی ہے۔ جو مذہبی عقائد اور خیالات کے لحاظ سے جماعت احمدیہ سے اتنا ہی دُور ہے۔ جتنا خود ظفر علی۔ اور جس کی قدرتی طور پر ہمدردی جماعت احمدیہ کی بجائے ظفر علی سے ہو سکتی ہے۔ ایسے شخص کی ایسی صاف اور واضح شہادت کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ ظفر علی کو فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون کے قانون الٰہی کا مصداق بنانے کے لئے پیش کی گئی ہے۔

اخلاقی پستی کا پیکر

وُہ لوگ جو جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہیں۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے قائل نہیں۔ وُہ اس شہادت پر اس پہلو سے غور کر سکتے ہیں۔ کہ جس شخص کی زندگی کے متعلق انہی میں سے ایک دلیر اور حق گو کی یہ شہادت ہو۔ اس کا ایسی ہستی کے متعلق بدزبانی اور بدگوئی سے کام لینا۔ اور اس پر ناپاک اور گندے اتہام لگانا جس نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دیا۔ جس نے اس دہریت اور مادہ پرستی کے زمانہ میں ان کو اسلام کے شیدائی اور خدمت گزار بنا دیا۔ جس نے اس بے دینی اور لامذہبی کے دَور میں ان میں اشاعتِ اسلام کے لئے جان و مال صرف کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا۔ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ ایسی ہستی کو گالیاں دینے۔ اتہام لگانے۔ اور بدزبانی کرنے والا جہاں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ وُہ کمینہ خصلت اور رذیلانہ فطرت کا مالک ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت کرتا ہے۔ کہ وُہ اسلامی برکات سے کلیتہً محروم ہے وُہ ذرا بتائے تو سہی۔ آج تک اس نے اسلام کی کونسی خدمت سرانجام دی۔ کتنے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کی۔ کتنے لوگوں کو اشاعت اسلام کے لئے تیار کیا۔ اگر کسی ایک کو بھی نہیں تو پھر ایک خادمِ اسلام جماعت قائم کرنے والے کو اور ایسی خادم اسلام جس کی اسلامی خدمات کا اعتراف غیر مسلموں تک کو ہے۔ اور جس کی خدمات کے نتائج روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں۔ ہدف اتہامات بنانا۔ اور اس کے خلاف بدزبانی کرتے ہوئے اس پر فخر کرنا صرف اسی کا کام ہو سکتا ہے۔ جو "بے شرمی کا مجسمہ" اور "اخلاقی پستی کا پیکر" ہے۔ اور ہر شریف انسان کا فرض ہے۔ کہ اس کی فتنہ پردازیوں اور شرارت انگیزیوں کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھے۔

"پیغام صلح" کی نصیحت کی حقیقت

"پیغام صلح" نے اس واقعہ کے متعلق جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بعض طلباء کو ان کی غلطی کی بناء پر سزا دی۔ اور بعض کے متعلق اظہارِ ناراضگی فرمایا۔ بڑے ناصحانہ رنگ میں خامہ فرسائی کی ہے اور "الفضل کے لئے درسِ عبرت" پیش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لکھا ہے:

"الفضل جماعت احمدیہ لاہور کے اراکین کے آپس کے مخلصانہ و معمولی اختلاف رائے پر زمین و آسمان کے قلابے ملانے کا عادی ہو چکا ہے"۔ اور "دوسروں کے متعلق کچھ کہنے سے قبل ذرا گھر کی حالت پر غور کر لیا کرے"۔

اس تکلیف فرمائی کے لئے ہم "پیغام صلح" کے ممنون ہیں۔ مگر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جس واقعہ کی آڑ لیکر اس نے جماعت احمدیہ لاہور کے اراکین کے آپس کے تعلقات کی پردہ پوشی چاہی ہے۔ وُہ بالکل اور نوعیت کا ہے۔ غلطی یا کسی ناروا فعل کا مرتکب ہو جانا فطرت انسانی کا خاصہ ہے۔ لیکن اپنے واجب الاطاعت امام کے سامنے سچے دل سے ندامت کا اظہار اور غلطی کا اعتراف کرنا سعادت کی علامت ہے۔ جن طلباء یا دوسرے اشخاص سے غلطی ہوئی۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی قوتِ قدسیہ کا ثبوت ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آج تک کبھی مولوی محمد علی صاحب کو جُرأت ہوئی۔ کہ اراکین انجمن لاہور کے شرمناک سے شرمناک افعال پر گو علی الاعلان گرفت کر سکیں۔ اور اگر کبھی پانی سر سے گزر جانے پر ڈرتے اور کانپتے ہوئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

دوسرے یوم التبلیغ کی کامیابی

تبلیغی جدوجہد کے ساتھ دعائیں بھی کرو!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۳ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس ہفتہ میں ہمارے

دوسرے یوم التبلیغ کی تاریخ

تھی۔ اور جو رپورٹیں باہر سے آئی ہیں۔ اور جو کام اس جگہ ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تحریک بھی اللہ تعالٰے کے فضل سے بہت کچھ

برکت کے سامان

اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں دنیا کی اصلاح کی بہت کچھ امید کی جاسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اللہ تعالٰے کے کلام میں

جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ

رکھا گیا ہے۔ یعنے وہ

اللہ تعالٰے کا بہادر جرنیل

جو تمام انبیاء کے لباس پہن کر آیا ہے۔ ہر نبی کا خلعت۔ وہ خلعت جو حضرت موسیٰؑ کو دیا گیا۔ وہ خلعت جو حضرت عیسٰےؑ کو دیا گیا۔ جو حضرت کرشنؑ۔ حضرت رام چندرؑ۔ حضرت بدھؑ۔ حضرت زرتشتؑ کو دیا گیا۔ غرضیکہ جو کسی بھی ملک اور کسی بھی قوم کے نبی یا اوتار کو دیا گیا۔ وہ سارے کے سارے جمع کرکے اللہ تعالٰے نے اپنے اس جرنیل کو پہنا دیئے ہیں۔ یہ کوئی معمولی الہام نہیں کوئی معمولی دعوے نہیں۔ حلل سے مراد اور خلعتوں کے معنی وہ کپڑوں کا لباس نہیں۔ جو انبیاء اپنے اپنے زمانوں میں پہنتے تھے۔ یہ معنے تو بالبداہت غلط ہیں

حلل سے مراد

یقیناً وہی لباس ہیں۔ جو اللہ تعالٰے نے ان کو پہنائے تھے یعنے

تقوٰے کا لباس

مراد ہے۔ جسے قرآن کریم نے حقیقی لباس قرار دیا ہے۔ یا وہ

انعامات الٰہی کا لباس

مراد ہے۔ جو کہ ان کی ترقیات کا معیار ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ انسان کے مدارج کو پہچانا جاتا ہے۔ اور عظمت کو شناخت کیا جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی لباس مراد لے لو۔ یہ دعوے بہت عظیم الشان بنتا ہے۔ اور کوئی جھوٹا شخص ایسا دعوے نہیں کرسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک احمدی کے

دماغ میں نقص

ہوگیا اس نے یہ دعوٰی کیا۔ کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ اور مجھے اللہ تعالٰے حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دیتا ہے۔ وہ شخص یہاں آیا۔ تو آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے اسے نصیحت کی۔ اور فرمایا۔ دیکھو جب تمہیں الہام ہوتا ہے۔ کہ تو موسیٰ ہے۔ تو کیا

حضرت موسیٰ والے معجزے اور نشان

بھی دیئے جاتے ہیں۔ جب تمہیں ابراہیم کہا جاتا ہے۔ تو کیا حضرت ابراہیم کی سی تائید اور نصرت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور آئندہ نسلوں کے متعلق الٰہی برکات کا وعدہ دیا جاتا ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئیں۔ جب عیسےٰ کہا جاتا ہے۔ تو کیا

دعاؤں کی قبولیت

کے معجزات بھی دیئے جاتے ہیں۔ جو حضرت عیسےٰ سے وابستہ ہیں اس نے جواب دیا۔ کہ انہیں ملتا تو کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بس پھر وہ شیطان ہے۔ جو آپ کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اللہ تعالٰے کی طرف سے جو دعوے کئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ثبوت بھی ہوتے ہیں۔ لیکن شیطان جھوٹ بولتا۔ اور بندے سے کھیلتا ہے۔ یہ دعوے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ کوئی معمولی دعوے نہیں۔ پھر جب کوئی شخص دعوٰی کرے۔ تو اس کے لئے ثبوت چاہئیں۔ اور یہ

ثبوت دو قسم کے

ہوتے ہیں۔ ایک مادی اور دوسرے روحانی۔ روحانی ثبوتوں کا مہیا کرنا اللہ تعالٰے کا کام ہوتا ہے۔ اور مادی ثبوتوں کا مہیا کرنا بندوں کا۔ جب اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ فرما دیا۔ کہ تو ابراہیم۔ موسیٰ عیسےٰ ہے۔ کرشن ہے۔ اور جب کہ اس نے فرما دیا۔ کہ سب انبیاءؑ کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ تو جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ ہے۔ یعنے تو وہ جرنیل ہے۔ جو

سب انبیاء کا لباس

پہنکر آیا ہے۔ تو اس دعوے کے ساتھ اللہ تعالٰے پر بھی ایک ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ اور وہ یہ کہ جب اس نے آپ کو موسیٰ کہا۔ تو اس کی کوئی علامت بھی دیتا۔ اور اس نے دی۔ چنانچہ آپکو موسیٰ قرار دینے کے ساتھ اس نے یہ بھی فرمایا۔ کہ موسیٰ کی طرح عصا بھی تجھے دیا گیا ہے۔ جو دشمن کے بنائے ہوئے سانپوں کو کھا جائے گا۔ جتنے سحر لوگ کریں گے۔ وہ ان سب کو باطل کردے گا۔ پھر اللہ تعالٰے نے آپ کو صرف موسیٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ ساتھ یہ بھی فرمایا۔ کہ تیرے خلاف تیرے

دشمنوں کے منصوبے

خاک میں ملا دئے جائیں گے۔ اسی طرح آپ کو عیسےٰ کہا گیا۔ تو حضرت عیسےٰ کو دعاؤں کی قبولیت کا جو معجزہ دیا گیا تھا۔ وہ بھی آپ کو دیا گیا۔ حضرت عیسےٰ بیماروں کے لئے دعا کرتے۔ اور وہ شفایاب ہوجاتے۔ اللہ تعالٰے نے آپ کو بھی فرمایا۔ کہ تیری دعائیں قبول کرنے کا ہم نے فیصلہ کرلیا ہے۔

اجیب کل دعائک الا فی شرکائک

سوائے ان بعض دعاؤں کے جو تو نے اپنے شرکاء کے متعلق کی ہیں

باقی تیری دعائیں قبول کی جائیں گی۔ گویا آپ سے اللہ تعالے نے حضرت عیسےٰ سے بھی بڑھ کر وعدہ کیا۔ وہ تو صرف دعا کے ساتھ بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔ لیکن یہاں فرمایا۔ کہ ہم بیماروں تندرستوں۔ غریبوں۔ بے اولادوں۔ غرضکہ

سب کے متعلق

تیری دعا قبول کریں گے۔ اور اس طرح آپ کو صرف حضرت عیسےٰ کا نام ہی نہیں دیا۔ بلکہ ساتھ نشان بھی دئے گئے۔ پھر آپ کو کرشن رودر گوپال کہا گیا۔ اور ساتھ ہی وعدہ فرمایا۔ کہ

کرشن کی خوبیاں

بھی تجھے عطا کریں گے۔ تیری جماعت میں ایسے لوگ داخل کرینگے جو گائے کی طرح نفع رساں اور مسکین طبع ہوں گے۔ ایک طرف

علوم کا سرچشمہ

ان سے پھوٹے گا۔ دوسری طرف وہ سختی اور تشدد کے مقابلہ میں نرمی اور محبت کا اظہار کریں گے۔ جس طرح گائے دودھ دیتی ہے پھر اس کے اندر اللہ تعالے نے ایک

جذبہ محبت

بھی رکھا ہے۔ دوسرے جانوروں مثلاً گھوڑے اونٹ بھینس وغیرہ پالتو جانوروں میں سے کسی کو دیکھ لو۔ ان میں سے جسکی آنکھ میں سب سے زیادہ محبت اور انکسار پایا جاتا ہے۔ وہ گائے ہے۔ اس کی آنکھ کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے جذبات کو ہم تک پہنچانا چاہتی ہے۔ مگر زبان بند ہونے کی وجہ سے مجبور ہے۔ اسی سے شائد ہندوؤں کو خیال ہوا۔ کہ گائے ہماری ماں ہے۔ جو معنے گائے کی آنکھ میں نظر آتے ہیں۔ وہ اور کسی حیوان کی آنکھ میں دکھائی نہیں دیتے اس میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اسے کوئی شناخت ہے اور کچھ بتانا چاہتی ہے۔ اس کے دل میں خیالات آتے ہیں۔ مگر چونکہ بولنے کے لئے زبان نہیں۔ اس لئے سارا زور آنکھ پر ڈال کر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتی ہے۔ اسی لئے گائے کو

مسکینی کا نشان

قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ باوجود فائدہ پہنچانے کے مسکینی کا نشان ہے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالے نے بتایا۔ کہ تیری جماعت میں ایسے لوگ ہوں گے۔ جو اپنا خون دوسروں کو چوسوائینگے۔ مگر پھر بھی مسکینی کے ساتھ رہیں گے۔ وہ دنیا میں

اللہ تعالے کے جمال کے مظہر

ہوں گے۔ وہ دنیا کے فائدہ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینگے مگر پھر بھی یہی سمجھیں گے۔ کہ ہم نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ پھر آپ کو ابراہیم کہا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ میں

تیری اولاد کو بڑھاؤں گا

نام دیئے۔ ان کی روحانی تائیدیں بھی ساتھ دیں۔ صرف الفاظ ہی الفاظ نہیں ہیں۔ یا مثلاً

جامع کمالات نبی

کا نام آپ کو دیا گیا۔ اور آپ کو ان کا شاگرد اور مظہر قرار دیا گو ان کے نشانات بھی آپ کو دیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

سب سے بڑا معجزہ

قرآن ہے۔ کہ اس کا مثل کوئی کلام نہیں۔ سو اللہ تعالےٰ نے آپ سے یہ وعدہ کیا۔ کہ ہم تجھ سے ایسا کلام لکھوائیں گے۔ کہ دنیا اسکی مثل لانے سے قاصر رہے گی۔ چنانچہ آپ نے دنیا کو یہ چیلنج دیا۔ مگر کوئی مقابلہ پر نہ آسکا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا معجزہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے نے آپکو اپنے

کلام کی معرفت

عطا کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالے نے قرآن کریم کے ایسے معارف وحقائق سکھائے۔ کہ اس میں بھی کسی کو آپ کے مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

غرض اللہ تعالے نے آپ کو جو نام دیا۔ اس کے ساتھ روحانی تائید بھی دی۔ مگر ہر چیز کا جسطرح ایک روحانی پہلو ہوتا ہے۔ اسی طرح مادی بھی ہوتا ہے۔ جسطرح

حضرت کرشن کا روحانی حصلہ

یہ ہے۔ کہ گئو مت لوگ آپ کو دیئے گئے۔ اسی طرح اس کا مادی یا جسمانی حلہ یہ ہے۔ کہ ان کی قوم آپ کو مان لے۔ جسطرح حضرت عیسےٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا معجزہ روحانی حلہ ہے۔ جو آپ کو دیا گیا۔ اسی طرح ان کا جسمانی حلہ یہ ہے۔ کہ ان کے ماننے والے آپ کی جماعت میں داخل ہوجائیں۔

پھر جس طرح

حضرت موسیٰ کا عصا اور ید بیضاء

عطا کیا۔ جو حضرت موسیٰ کا روحانی حلہ ہے۔ ان کا جسمانی حلہ یہ ہے۔ کہ یہودی آپ پر ایمان لائیں۔ جسطرح زرتشت نبی کی تعلیم کی وسعت آپ کو دی گئی۔ جو روحانی حلہ ہے۔ اسی طرح اس کا جسمانی پہلو یہ ہے۔ کہ ان کو ماننے والے آپ کی جماعت میں شامل ہوجائیں۔ اور ایک شخص کا

کسی کا وارث ہوجانا

اسی مقام پر اسے کھڑا کردیتا ہے۔ جب ایک بادشاہ فوت ہو۔ اور دوسرا اس کی مملکت کا حکمران مقرر ہو۔ تو وہی نام وہ اختیار کرلیتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا کام تھا۔ وہ اس نے کردیا یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسےٰ حضرت کرشن اور دیگر انبیاء کے نام اور ان کے کمالات عطا

ظلی طور پر

آپ کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور آپ کے کمالات بھی دیئے۔ اب دوسرے حصہ کو پورا کرنا ہمارا کام ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ

ہر امت کے لوگوں کو

لاکر آپ کی جماعت میں داخل کریں۔ ہمارا یہ یوم التبلیغ کیا تھا وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی پیشگوئی کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تھا۔ اور اس ذریعہ سے جتنے لوگوں کو ہم اسلام میں داخل کریں گے۔ اتنے ہی زیادہ اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ ابھی مجھے ساری رپورٹیں نہیں ملیں۔ مگر جو ملی ہیں۔ وہ بہت خوشکن ہیں۔ غیر احمدیوں نے ہماری مخالفت کی۔ اور مقابلے پر آمادہ ہوگئے۔ مگر ہندوؤں نے جس

محبت اور شرافت

سے باتیں سنیں۔ اور جس روح کا اظہار کیا۔ اس کا دسواں حصہ بھی مسلمانوں نے اس موقعہ پر نیز پچھلے یوم التبلیغ کے موقعہ پر نہیں کیا تھا۔ سوائے شاذ کے ہر جگہ ہندوؤں نے احمدیوں کا تپاک کے ساتھ استقبال کیا۔ خوشی کے ساتھ بٹھایا۔ اور محبت کے ساتھ باتیں سنیں۔ قادیان کے ایک دوست۔ جو تبلیغ کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سنایا۔ کہ انہیں ایک ہندو نے جو موٹر میں بیٹھے تھے۔ اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ کہ اپنی باتیں سناؤ اور ساتھ لے جاکر ان کی باتیں سنتے رہے۔ پھر قادیان کے قریب آکر انہیں اتار دیا۔ امرتسر میں ہمارے دوست ایک سکھ عالم کے پاس گئے۔ تو انہوں نے نہایت تکریم کے ساتھ بٹھایا۔ اور اس امر پر افسوس کیا۔ کہ آپ تبلیغ تو ہم لوگوں کو کرتے ہیں اور ان مولویوں کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ یہ آپ کی

خواہ مخواہ مخالفت

کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ میں اسلام کا سخت مخالف تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈاکو سمجھتا تھا مگر

مرزا صاحب کی کتب کے مطالعہ کے بعد

مجھے معلوم ہوا۔ کہ میں سخت غلطی پر تھا۔ اور اس دن سے میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ خدا جانے ان مولویوں کو کیا ہوگیا۔ اور یہ آپ لوگوں کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ میرے دل میں اگر اسلام کی عزت ہے۔ تو

محض مرزا صاحب کے طفیل

ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ غیر احمدیوں میں بھی مخالفت کرنے والے بہت محدود ہیں۔ اور عام تعلیم یافتہ طبقہ جیسا کہ اخبارات وغیرہ سے پتہ لگتا ہے۔ ان کی اس حرکت کو برا سمجھتا ہے۔ اور یہ

خوشکن تبدیلی

ہے۔ مگر ہندوؤں کی بیداری مسلمانوں سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ بعض جگہ مسلمانوں نے ہمارے دوستوں کو گالیاں دیں۔ اور کہا۔ کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ لیکن ہندوؤں نے ان کو بدزبانی سے روکا۔ اور کہا۔ یہ تو ہمیں تبلیغ کرتے ہیں۔ تم کیوں منع کرتے ہو۔ پھر ان کو بٹھایا۔ اور ان کی باتیں سنیں لیکن غیر احمدیوں نے بعض جگہ احمدیوں کے مکانوں اور دوکانوں پر جاکر سیاپے کئے۔ گالیاں دیں۔ اور یہ نہ سوچا کہ ان باتوں سے بھلا کیا بنتا ہے۔ یہ تو

جھوٹے اور شکست خوردہ کی علامات

ہیں۔ جب کوئی شکست کھاتا ہے۔ تو گالیوں پر اتر آتا ہے۔ لیکن جو غالب ہوتا ہے۔ وہ گالی نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک تھپیڑ مار کر مخالف کے دانت باہر نکال دوں گا۔ دو لڑکے جب آپس میں لڑ رہے ہوں۔ تو جو مارے وہ تو چپ چاپ کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن جو مار کھائے۔ وہ روتا بھی ہے۔ اور گالیاں بھی دیتا جاتا ہے۔ تو ان غیر احمدیوں کی ایسی حرکات کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ بہر حال ان دونوں ایام التبلیغ سے ہمیں علم ہو گیا ہے۔ کہ دنیا میں

شریف انسانوں کی کمی نہیں

پہلے یوم التبلیغ پر یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ مسلمانوں میں شرفاء کی کمی نہیں۔ اور دوسرے سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ ہندوؤں میں ذاتی شرافت رکھنے والے لوگ مسلمانوں سے بھی زیادہ ہیں۔ مسلمان مذہب کے لحاظ سے ان سے زیادہ پرشوق ہیں۔ مگر چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی قوم گر رہی ہوتی ہے۔ تو اس کے اخلاق بھی گر جاتے ہیں۔ اس لئے

ذاتی شرافت

رکھنے والے ہندوؤں میں بہت زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہندو قوم اب اٹھ رہی ہے۔ ہمیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ اگر

ہماری تبلیغی مساعی

جاری رہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام جری اللہ فی حلل الانبیاء اپنے مادی رنگ میں بھی بہت جلد پورا ہو جائے گا۔ یعنے ہر مذہب کے لوگ سلسلہ میں داخل ہو جائیں گے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے صرف تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف ایک دن کی تبلیغ کافی نہیں۔ بلکہ

مستقل تبلیغ

اور ساتھ ہی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دل انسانی تدبیر سے فتح نہیں ہو سکتے۔ جس کے لئے اللہ تعالے چاہے اسی کے لئے فتح ہو سکتے ہیں۔ اور اس کے رستہ میں پھر کوئی روک نہیں ٹھہر سکتی۔ لیکن جس سے اللہ تعالے دلوں کو پھیر دے۔ اس کے اخلاق بھی سب ہیچ ہو جاتے ہیں۔ بعض اشخاص اچھے اخلاق رکھتے ہیں۔ مگر لوگ پھر بھی ان سے بیزار ہی ہوتے ہیں۔ اور بعض سخت مزاج ہوتے ہیں۔ مگر لوگ ان پر فریفتہ ہوتے ہیں بعض لوگ راستباز ہوتے ہیں۔ مگر لوگوں میں ان کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اور بعض جھوٹ بھی بول لیتے ہیں۔ مگر لوگوں کو ان پر اعتماد ہوتا ہے۔ اور ان کا جھوٹ ظاہر ہو جانے پر بھی کہدیتے ہیں کہ غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک راستباز کی سچی بات کو بھی بناوٹ اور فریب کہدیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص بہت نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ مقصد اس کا یہ تھا۔ کہ متقی مشہور ہو جائے۔ اور لوگ اس کی عزت کریں۔ مگر اللہ تعالے کو چونکہ اسے

ہدایت کا رستہ

دکھانا۔ اور اس سے خاص سلوک کرنا تھا۔ اس لئے اس کی اس قدر عبادتوں کے باوجود لوگ اسے منافق اور ریاکار ہی کہتے دس بارہ سال تک وہ کوشش کرتا رہا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ایک دن وہ گزر رہا تھا۔ کہ اس نے سنا۔ دو لڑکے آپس میں کہہ رہے تھے۔ یہ بڑا منافق ہے۔ اس کے دل پر اس سے سخت چوٹ لگی۔ اور اس نے سوچا۔ کہ اتنی مدت دنیا کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ اب

دنیا کی عزت و ذلت

کو نظر انداز کر کے اللہ تعالے کو خوش کرنا چاہیئے۔ یہ نیت کر کے وہ جنگل میں چلا گیا۔ اللہ تعالے کے آگے خوب رویا۔ اور

سچی توبہ

کی۔ اور کہا۔ کہ اے اللہ اب کسی بندے کی طرف میرا خیال نہیں۔ میرا مقصود تیری ذات ہی ہے۔ اس طرح وہ توبہ کر کے آ رہا تھا۔ کہ رستہ میں دو آدمی اسے ملے۔ جو اسے دیکھ کر کہنے لگے۔ دیکھو اسے لوگ منافق کہتے ہیں۔ بھلا یہ شکل منافقوں والی ہے۔ دنیا بھی کیسی جاہل ہے۔ ہمیشہ نیکوں کو برا کہتی ہے تو اصل بات یہ ہے۔ کہ قلوب

اللہ تعالے کے اختیار میں

ہیں۔ ہمارا فرض تبلیغ ہے۔ مگر اللہ تعالے کے حضور گریہ و زاری کے بغیر اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ایک طرف تبلیغ کرو۔ اور دوسری طرف دعاؤں پر زور دو۔ اور اس گھڑی سے زیادہ خوشی کی گھڑی جو دعائیں گزرے اور کونسی ہو سکتی ہے۔ دعا کیا ہے۔ یہ

بندہ اور خدا کی رو در رو گفتگو

ہے۔ اپنی ماں سے بچھڑا ہوا بچہ جب اسے دیکھتا ہے اس کا دل بلیوں اچھلنے لگتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کا اللہ تعالے پر ایمان ہو۔ اسے دعا میں ایسا لطف آتا ہے۔ کہ دعا کرتے وقت اگر اسے

تمام دنیا کی بادشاہت

بھی دے دی جائے۔ تو وہ اسے ٹھکرا دے گا۔ اور کہدیگا۔ کہ جاؤ اسے لے جاؤ۔ اس وقت میری آنکھیں میرے محبوب پر لگی ہوئی ہیں۔ دعا در اصل اللہ تعالے نے انسان کو

مقام محمدی کی ایک جھلک

دکھانے کے لئے ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ گویا انبیاء کو جو مقام ہر وقت نصیب ہوتا ہے۔ وہ دعا کے وقت ہر ایک مومن کو حاصل ہو سکتا ہے۔

پس تبلیغ بھی کرو۔ اور ساتھ ہی

دعاؤں پر زور

بھی دو۔ اس طرح ایک طرف تو

دنیا کی اصلاح

ہو جائے گی۔ اور دوسری طرف تمہاری اپنی اصلاح ہو گی۔ اور تم روحانیت میں ترقی کرو گے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص اللہ تعالے کے بندوں کی اصلاح کرے۔ اور اللہ تعالے اسے کفر و ضلالت کی موت دے۔ جو شخص بھولے ہوئے بندوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالے کی شان کبھی پسند نہیں کرتی۔ کہ وہ خود گمراہ ہو جائے۔ اگر اس کے اندر کوئی نقص بھی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خدا کو نہیں پا سکتا تو اللہ تعالے اسے خود دور کر دے گا۔ اور اسکی موت سے قبل اس کے عمل اگر اسے اللہ تعالے کے قریب نہیں پہنچا سکے۔ تو

اللہ تعالیٰ کی نصرت

اسے اس مقام پر کھڑا کر دے گی۔ کیونکہ اس نے بنی نوع انسان کی ہمدردی اور

عشق الٰہی کا ایسا نظارہ

پیش کیا۔ کہ اگر وہ اب بھی خدا کو نہیں مل سکتا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ

اپاہج

ہے۔ اور جانتے ہو۔ ایک ماں اپنے اپاہج بچے سے کیا سلوک کرتی ہے۔ وہ اپنے دو سالہ تندرست بچے کو تو انگلی پکڑا کر ساتھ چلائے گی۔ لیکن آٹھ دس سالہ اپاہج بچے کو گود میں اٹھائے گی۔ اسی طرح جب دوسرے لوگ چلکر اللہ تعالے کے حضور پہنچیں گے۔

اللہ تعالے کی محبت

اس اپاہج کو گود میں اٹھا کر لے جائے گی۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ تبلیغ کر کے تم خدا یا رسول پر کوئی احسان کرتے ہو۔ بلکہ خود

اپنے آپ پر احسان

کرتے ہو۔ کیونکہ ایسا کر کے تم خدا کی رسیوں سے کھینچے ہوئے اس کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ پس اس معاملہ میں تمہارا احسان دوسروں پر نہیں بلکہ اپنی

کرشن اوتار

خدا تعالےٰ کا ہمیشہ سے یہ قانون ہے۔ کہ جب لوگ سچائی اور حق کی راہ چھوڑ دیتے ہیں اور خدا کے حکموں اور اس کی تعلیم کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ تو وہ ان کی رہنمائی کے لئے ریفارمر بھیجتا ہے۔ جن کو ہم اپنی زبان میں رشی۔ منی۔ اوتار۔ نبی یا رسول کہتے ہیں۔ ایشور نے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی اور رسول بھیجے۔ اور ان کے ذریعہ انسانوں کو بدی اور پاپ سے بچنے کے طریق بتائے۔ عرب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث کئے گئے۔ تو گلیل میں حضرت عیسٰیؑ۔ ایران میں زرتشتؑ پیدا ہوئے تو ہندوستان میں کرشن علیہ السلام بھیجے گئے۔ ان تمام ہستیوں کی تعلیم ایک ہی تعلیم تھی۔ دنیا کی نیرنگیوں اور زمانے کی گردشوں سے ان بزرگوں کی وفات کے بعد ان کی تعلیم میں طرح طرح کی معنوی یا لفظی تبدیلیاں کر دیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی تعلیم سے عمل اٹھ گیا۔

ہر قوم میں نبی

اسلام نے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر ایک ایسا اعلان فرمایا۔ جس نے دنیا کے تمام مذہبی جھگڑوں کو مٹانے اور مختلف دھرموں کے ماننے والوں کے درمیان صلح اور آشتی کے قائم کرنے کا ایک وسیع دروازہ کھول دیا۔

اسلام نے (جو سراسر سلامتی اور صلح و آشتی کا مذہب ہے) باآواز بلند اعلان فرمایا کہ خدا صرف عرب کا خدا نہیں بلکہ وہ رب العلمین (تمام دنیا کا رب) ہے جس طرح اس کا سورج عربی و عجمی کالے اور گورے پر یکساں چمکتا۔ اس کی ہوا مسلم و غیر مسلم ہندو و عیسائی سب پر یکساں چلتی ہے۔ اور اس کا پانی مشرق و مغرب جنوب و شمال کے تمام رہنے والوں کو سیراب کرتا ہے اسی طرح اس کی ہدایت کی بارش بھی ہر انسان کے لئے یکساں برستی ہے فرمایا۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیرا۔ کہ کوئی ایسی قوم نہیں ہے جس میں خدا کی طرف سے ڈرانے والے نہیں گذرے۔ پھر فرمایا۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا۔ کہ ہم نے ہر ایک قوم میں رسول بھیجے ہیں چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا (دیلمی) کہ ہندوستان میں ایک کالے رنگ کا نبی ہوا ہے جس کا نام "کاہن" تھا۔ یہ حضرت کرشن کا دوسرا نام ہے گویا اسلام نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ دوسرے مذاہب میں بھی خدا کے نبی اور رسول آتے رہے ہیں اور ہندوستان بھی خدا کی اس نعمت سے محروم نہیں رہا

کرشن جی کا اعلان

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت کرشن خدا کا ایک سچا نبی تھا۔ جس نے بھارت کی سرزمین کو بدی اور پاپ سے پاک کیا۔ اس نے ایشور کی سچی اپاسنا کے طریق بتائے اور اہل ہند کو اس رستہ پر چلایا جو خدا کی خوشنودی اور رضامندی کا رستہ تھا۔ خدا کے اس نبی نے اس دنیا کو خیرباد کہنے سے قبل یہ اعلان کیا۔

"ہے بھارت! جب دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہو جاتا ہے تب میں اوتار لیتا ہوں" "نیک لوگوں کی حفاظت اور بدوں کو نیست و نابود کرنے اور صراط مستقیم یعنی دین خدائی کے قائم کرنے کے لئے ہر ایک یگ پر میرا اوتار ہوتا ہے" (گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷ و ۸)

ویاس جی کی تشریح

چنانچہ شری ویاس جی نے اس کی مزید تشریح فرما دی ہے "جس وقت کلجگ آگیا۔ سمجھ لیجئے کہ دنیا کی ہوا پلٹ گئی وہ وہ پاپ وہ وہ گناہ ہونگے۔ کہ زمین کانپ اٹھے گی۔ لڑکے والدین کو بے وقوف سمجھیں گے۔ رضا جوئی فرمانبرداری کیسی؟ عورتیں لڑائی جھگڑے بکھیڑے سے خاوندوں کے ناک میں دم لائینگی۔ جب اس طرح دھرم کا پیالہ چھلکنے کو ہوگا۔ تو بھگوان جی کو تکلیف کرنی پڑیگی کہ کلجگی اوتار میں جلوہ دکھلائیں گے۔" (مہا بھارت بن پرب صد ۶۸۹)

اے برادرانِ وطن! خدا کے لئے غور کرو کہ کیا مندرجہ بالا الفاظ ہمارے موجودہ زمانہ کی مکمل تصویر نہیں؟ کیا خدا کا خوف۔ اس کی محبت۔ اس کی اطاعت و عبادت آج اسی طرح دنیا میں موجود ہے۔ جس طرح کرشن جی کے زمانہ میں تھی۔ کیا دنیا کی محبت اور دھن دولت کے لالچ نے انسانی آنکھوں سے نیکی اور سچ کے رستہ کو تاریک نہیں کر دیا؟

موجودہ زمانہ کا ہادی

پس آج جبکہ کلجگ کا دور دورہ ہے بدی اور پاپ کی حکومت دلوں پر مسلط ہے۔ تو کیا سری کرشن جی مہاراج کے فرمان کے مطابق ضروری نہ تھا۔ کہ ایشور کی طرف سے ایک ہادی اور رہبر کھڑا ہو۔ جو دنیا کو آکر پھر وہی رستہ دکھائے جو حضرت موسٰیؑ عیسٰیؑ۔ رامؑ۔ کرشنؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا تھا۔ اے برادران وطن! آپ کو بشارت ہو کہ وہ آنے والا قادیان کی مبارک سرزمین میں آگیا وہ ایشور کا پیارا۔ نیکی اور راستبازی کا مجسمہ۔ خدا کی محبت کے مقابلہ میں دنیا کی تمام کششوں کو حقیر سمجھنے والا۔ خدا کی محبت میں مست اور دنیا کی بہتری و بہبودی کے جذبہ سے سرشار خدا کے نبی کرشن کی خوبوئے کر آنے والا قادیان کے نبی حضرت میرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوۃ والسلام کی مقدس شکل میں آیا۔ پرماتما نے اپنے پیارے کی ہر موقعہ پر مدد کی۔ اس کے دشمنوں کو ہمیشہ ناکام اور نامراد رکھا۔ اور اس کی جماعت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کی۔

سچا مذہب

خدا کے اس نبی نے باآواز بلند اعلان کیا کہ خدا نے دنیا کی رہنمائی کے لئے مجھے بھیجا ہے دنیا میں جو یہ خیال پھیل گیا ہے کہ خدا کوئی نہیں یہ بالکل غلط خیال ہے کیونکہ خدا کے موجود ہونے کا سب سے زبردست ثبوت یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے پیارے بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے ایشور کا کلام حضرت موسٰیؑ، عیسٰیؑ۔ رامؑ و کرشنؑ پر نازل ہوا اور ان کو خدا نے خود اپنے موجود ہونے کی خبر دی اور آج اسی طرح خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ صحیح اور سچا مذہب جس پر چل کر انسان ایشور کو راضی کر سکتا ہے وہی ہے جس پر خدا کا پیارا نبی عرب کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلا۔ خدا نے مجھ کو بتایا ہے کہ کرشن خدا کا ایک سچا نبی تھا اور اس نے آکر بھارت کے رہنے والوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ خدا ایک ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ کرشن اخلاق اور نیکیوں کا مجسمہ تھا۔ بعد میں پنڈتوں نے اس کی پاک تعلیم اور اس کی زندگی کے پاک حالات کو بگاڑا اور اس کے متعلق طرح طرح کی جھوٹی باتیں مشہور کر دیں قادیان کے نبی نے بتایا کہ آج انسانی روح کی پیاس کو صرف اسلام ہی بجھا سکتا ہے۔ دوسرا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے بتایا کہ دنیا سے جھگڑے اور مذہبی فساد صرف اسی طرح مٹ سکتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے رہنماؤں کی عزت کی جائے اور بجائے گالیاں دینے کے ان کو اپنایا جائے اے برادران وطن! آپ غور فرمائیں کہ جس شخص کی مخالفت دنیا کی تمام طاقتیں مجتمع ہو کر کریں۔ عالم فاضل پنڈت اور پادری سب اس کے دشمن ہوں امیر و غریب۔ دوست و دشمن سب اس کے خون کے پیاسے ہوں وہ باوجود اس قدر خطرناک مخالفت کے پھر بھی کامیاب و کامران ہو کر روز بروز ترقی کرتا چلا جاتا ہو۔ اس کے صادق اور راستباز ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

دعوت اسلام

پیارے بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے مگر باوجود اس کے ہمارا ماحول ان لوگوں کا تھا

جن کی نظروں میں ہندوؤں اور ان کے رشیوں منیوں کی کوئی بھی عزت۔ قدر و منزلت نہ تھی۔ پھر بھی ہمیں حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ معلوم ہو گیا۔ کہ کرشن درحقیقت خدا کا ایک نبی تھا۔ پھر باوجود اس کے کہ ہمارا ماحول خالص ان لوگوں کا تھا جو لکیر کے فقیر اور آباؤ اجداد کی رسموں پر بے تحقیق چلنے والے تھے جو عالموں کے کہے کہائے خدا کے ایک بندے مرزا غلام احمدؑ قادیانی پر کفر کے فتوے لگاتے اور اس کے خلاف انتہائی غصہ اور غضب کا اظہار کرتے تھے۔ مگر ہم نے تعصب اور جنبہ داری کے خیال کو چھوڑ کر اس کے دعویٰ اور دلائل پر غور کیا۔ اور خدا کی رحمت اور اس کے فضل کے ساتھ ہمیں معلوم ہو گیا کہ وہ شخص درحقیقت صادق اور راستباز تھا (خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اس پر اور اس کی اولاد پر نازل ہوں) پس ہم انتہائی خلوص اور محبت کے ساتھ آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی تعصب اور پکشپات کو چھوڑ کر اسلام اور اس کی تعلیم پر غور فرمائیں اور خدا کے اس نبی اور رسول کے دعویٰ پر ذرا گہری اور محققانہ نظر ڈالیں۔ اور اگر ایشور اپنی کرپا سے آپ پر سچائی کا رستہ کھول دے تو اس پر چل کر منزل مقصود کو پہنچیں۔

اسلام کی صداقت کا ثبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ خدا جس طرح دنیا کے شروع میں بولتا تھا۔ اب بھی اسی طرح بولتا ہے اگر خدا ہماری حرکات و سکنات کو دیکھتا ہے اگر وہ ہماری آواز کو سنتا ہے اور اگر وہ ہمارے دلوں کے حالات کو جانتا ہے تو وہ ضرور بولتا بھی ہے

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

پس احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کا یہی ثبوت ہے کہ اس کی تعلیم پر چل کر انسان خدا سے ہمکلام ہو جاتا ہے اور خود خدا اس کو انا الموجود کی صدا سناتا ہے ہمارا یہ بیان محض دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کا ذاتی تجربہ اس کی صحت کا زبردست ثبوت ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ببانگ دہل اس حقیقت کا انکشاف کیا اور آج جبکہ خدا کا وہ رسول ہم میں سے چلا گیا ہزاروں ہیں جنہوں نے اس کی تعلیم پر عمل کر کے بذات خود خدا کی شیریں اور دل میں میخ کی طرح گڑ جانیوالی آواز کو سنا ہے اور آج خدا کی محبت کے اس لذیذ ترین پھل سے سب سے بڑھ کر سیراب ہونیوالا خدا کے مسیح کا اولوالعزم جانشین فضل عمر محمود ایدہ اللہ ہے جو ہم لوگوں کا جو خدا کے نبی کی جماعت میں پیارا امام ہے۔ مبارک وہ جو اس نسخہ کو آزمائیں اور اس زمانہ کے کرشن کی تعلیم پر عمل کر کے خود خدا کا شیریں کلام سنیں

علاقہ میرپور کے گرفتاران بلا مسلمان

بہت افسوس کا مقام ہے کہ مسلم پریس کی توجہ ان سینکڑوں گرفتاران بلا کی طرف نہیں رہی۔ جو تیرہ چودہ ماہ سے سنگین ترین جرائم کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ اور جن میں سے بیسیوں ایسے ہیں جو بلا تجویز مقدمہ حوالات میں سڑ رہے ہیں۔ مسلمانان جموں و کشمیر مسلم پریس کے ہمیشہ ممنون احسان رہے ہیں۔ کیونکہ بلاشبہ مسلم پریس نے نہایت قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ لیکن ایسے وقت میں کہ ہندو پریس سرگرم کار ہے اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ ہندو معیار صحافت میں صداقت کا کہیں نام نہیں بے تکی باتیں لکھی جاتی ہیں اور ان گرفتاران بلا کو جنہیں تیرہ ماہ سے یہ بھی نصیب نہیں ہو سکا تھا کہ کسی عدالت کے سامنے پیش ہو کر بیان دے سکیں۔ علانیہ ڈاکو اور خونی کہا جاتا ہے ایک عرصہ سے میرپور کے متعلق ہندو پریس کا معاندانہ رویہ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ ہندوؤں کی ریشہ دوانیوں کو طشت از بام کیا جائے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مسلم پریس نے اگر کوائف میرپور سے بے اعتنائی برتی اور اس گمراہ کن معاندانہ ہندو پراپگنڈا کا قلع قمع نہ کیا۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہو گا

میرپور کے اکثر مقدمات تو فیصل ہو چکے اور کچھ ایسے تھے جو مسٹر جارڈین کے تدبر اور انصاف پروری کی وجہ سے واپس لے لئے گئے۔ دو مقدمات ایسے ہیں۔ جنہیں حکومت نے اپنے بعض مصالح کی بناء پر چلانا ضروری خیال کیا۔ ایک مقدمہ تو چکین پور کا ہے اور دوسرا علی بیگ کا ہے۔ اول الذکر مقدمہ میں پونے دو سو کے قریب مسلمان گرفتاران بلا ہیں۔ اور دوسرے مقدمہ میں ستر۔ مقدمہ کی تحقیقات کے لئے حکومت نے ایک بنچ خصوصی سشن ججصاحبان کا قائم کیا۔ جس کے اراکین لالہ موہن راج اور چوہدری نیاز احمد صاحبان ہیں۔ ابتدا میں سرکاری وکیل مولوی قائم علی صاحب چشتی مقرر ہوئے۔ خیال تھا کہ بنچ کے تقرر سے بہت سی شکایات کا ازالہ ہو جائیگا لیکن خود غلط بود آں چہ ما پنداشتیم علی بیگ کے مقدمہ میں سابقہ عدالت نے ملزمان کو ضمانت پر چھوڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ گو سر دلال جیسے فہیم انصاف پسند اور قابل چیف جسٹس کی موجودگی میں نظام و معیار عدالت کی بہت حد تک اصلاح ہو چکی اور ہو رہی تھی۔ لیکن ہمارے استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ہمیں یہ معلوم ہوا۔ کہ ضمانت لینے کا حکم دینے کے بعد کرنل بلدیو سنگھ جی افسر انتظامی نے عدالت مذکور کو حکماً ضمانت پر چھوڑنے سے منع کر دیا۔ ہم انسانیت کے نام پر دنیا کے تمام مہذب لوگوں سے جن میں ریاست جموں و کشمیر کے مہذب لوگ بھی شامل ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ وہ کونسا ضابطہ ہے۔ جو ایک برس تک ملزموں کو جیل میں محبوس رکھتا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جاتی۔ اور جب عدالت ایسے ملزمان کو بری نہیں بلکہ ضمانت پر چھوڑتی ہے۔ تو افسران انتظامی اس میں دخل انداز ہوتے ہیں۔ اتنے لمبے عرصہ سے سینکڑوں آدمیوں کو قید میں مبتلا اور بند رکھنا صرف ایک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے کہ وہ خستہ حال و برباد ہو جائیں اور تجویز مقدمہ سے پہلے ہی انتہائی سزا پا لیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی نازبرداری کا جذبہ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ مسلمانوں کو بلا تجویز قید و بند میں اتنا لمبا عرصہ رکھنا ایک مشغلہ سمجھ لیا گیا ہے۔

اس کے بعد کے واقعات اس سے بھی زیادہ اندوہناک ہیں مولوی قائم علی صاحب چشتی بطور سرکاری وکیل ان ہر دو مقدمات کی پیروی کرتے تھے بنچ مطمئن تھا۔ لیکن سکھوں کا ایک وفد چیف جسٹس کے حضور حاضر ہوتا ہے اور مطالبہ یہ کرتا ہے کہ بنچ میں سرکاری وکیل ہندو ہو۔ اس پر مشہور مہاسبھائی دیوان بدری ناتھ صاحب کو مقرر کر دیا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سر دلال ایسے خیالات سے بالا ہیں جو انصاف کے معارض ہوں۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہندو نوازی کے ماحول میں رہنے کی وجہ سے انہوں نے یہ محسوس نہیں کیا کہ سکھوں کے اس مطالبہ کی منظوری کا اثر کتنا دوررس اور مسلمانوں کے لئے کتنا خطرناک ہے۔ دیوان صاحب نے مقدمات کا چارج لیتے ہی اپنی ہندو مہاسبھائی ذہنیت کا اظہار شروع کر دیا۔ ہندوؤں کو بتایا جاتا ہے۔ یہ مقدمات واپس ہونے والے ہیں۔ اس پر وہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر کشمیر کمیٹی کے ایڈووکیٹ شیخ بشیر احمد صاحب کے متعلق کہا گیا۔ کہ وہ گواہان استغاثہ پر لمبی جرح کر کے مقدمہ کو طوالت دے رہے ہیں۔ پھر عوام اور افسران میں یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ بنچ بھی ایڈووکیٹ صفائی کی جرح میں مزاحم نہیں ہوتی۔

ہم حکومت سے بالعموم اور سر دلال جیسے فہیم و ذکی اور قابل قانون دان حاکم اعلیٰ سے علی الخصوص معقولیت اور انصاف کے نام پر مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ دیوان صاحب کو بنچ سے ہٹا کر مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کا سدباب کریں۔ نیز ہم سر دلال سے متوقع ہیں کہ وہ معدلت گستری کی روایات کے ماتحت ملزمان کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دینگے۔

اسلام ہی سے ہندوستان کی نجات ہو سکتی ہے

ایک تعلیم یافتہ ہندو کی جماعت احمدیہ سے ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کرنے کی درخواست

اہلحدیث کے ایک سوال کا جواب ایک ہندو کی طرف سے

ہندوؤں کو صداقت اسلام سے محروم رکھنے کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو اشتہار شائع کیا۔ اور جو بقول ان کے "ملک کے مختلف اطراف میں بھیجا گیا" تاکہ ۵ مارچ کو جب احمدی ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کریں۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل الفاظ پیش کریں۔ کہ "عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے۔ کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔ سو تم ان کے جوش سے گھبرا کر نومید مت ہو۔ کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں" اور پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کا تجویز کردہ یہ سوال دوہرائیں۔ کہ "پڑھے لکھے ہوئے ہندو بقول مرزا صاحب ہندو دہرم چھوڑ چکے ہیں۔ اگر چھوڑ چکے ہیں۔ تو ہم بھی مرزائی ہو جائینگے سر دست آپ تشریف لے جائیں۔ اور مسلمانوں سے سر کھپائیں"

(اہلحدیث ۱۰ مارچ)

کسی ہندو نے یوم التبلیغ میں یہ سوال کسی احمدی سے کیا۔ یا نہیں۔ اس کا ہمیں علم نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن الفاظ کی بناء پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ سوال مرتب کیا ان کی صداقت میں ہم ایک تعلیم یافتہ ہندو کا بیان پیش کرتے ہیں جو ہمیں حال میں موصول ہوا ہے۔ اور جس کا لفظ لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلان کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے۔ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک بھی ہندو دکھائی نہ دیگا۔ مضمون نویس صاحب اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر صفائی کے ساتھ اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں۔ کہ پڑھے لکھے ہندو خواہ ہندو کہلائیں لیکن ہندو دہرم کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ہندو اندر ہی اندر اسلام قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں۔ اس کا بھی صاف صاف اقرار موجود ہے کاش مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہم مشرب لوگ آنکھیں کھول کر اور ہندو تعصب سے علیحدہ ہو کر دیکھیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل تسلیم

ہندوستان کس طرح ترقی کر سکتا ہے

یہ ایک اتفاق کی بات ہے۔ کہ جس دن میں نے آپ کا مضمون ویدوں میں ملاوٹ کے متعلق پڑھا۔ اسی دن مسٹر کنہیا لعل گابا کے مسلمان ہونے کی خبر پڑھی۔ اس وقت مجھے اپنا ایک پرانا خیال یاد آگیا۔ جو کہ میں نے کئی ہندو اور آریہ سماجی دوستوں کے آگے رکھا تھا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ اگر ہندوستان ترقی کر سکتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس میں ایک قوم ہو۔ اس وقت میں نے کہا تھا۔ کہ ہندوؤں میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ ہاں اگر ہندو مسلمان ہو جائیں۔ تو کوئی دقت نہیں۔ اس وقت آریہ سماجی مہاشوں نے میرا مخول اڑایا تھا۔ کہ آریہ سماج کی موجودگی میں اب ہندو مسلمان نہیں ہو سکتے۔

اسلام کی فتح

آپ کے مضمون سے پتہ لگا۔ کہ کس طرح آریہ سماج کے بڑے بڑے لیڈروں کا ویدوں پر سے یقین اٹھتا جا رہا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ لالہ لاجپت رائے جی بھی زندگی کے آخری ایام میں ویدوں کو الہامی ماننے سے انکار کرنے لگ گئے تھے۔ پنڈت ست دیو کر جو ویدوں کے پرسدھ عالم تھے۔ اور آریہ سماج کو ان پر فخر تھا۔ وہ بھی اب منحرف ہو گئے ہیں۔ باقی دیگر عالم شخصوں کا جو کہ آریہ سماج کی جان تھی۔ یہی حال ہے۔ مثلاً پنڈت دیش بندھو وغیرہ۔ کالج پارٹی میں تو ایسے لوگوں کی بہت سی تعداد ہے۔ جو دیانند سوامی کے سدہانتوں کو نہیں مانتی۔ مجھے تو اس میں اسلام کی فتح ہی نظر آتی ہے۔ اور خدا کا ہاتھ اس میں کام کرتا نظر آتا ہے۔ کہاں تو وہ دعوے کہ عرب اور ایران میں جا کر جھنڈے گاڑیں گے۔ کہاں اب وہ خود اپنے گھر سے بھی ویدوں کا جھنڈا اکھڑ رہے ہیں

آریہ سماج مردہ ہو چکی ہے

اب آریہ سماج مردہ ہو چکی ہے۔ ہندوؤں کو تو کیا جگاتا ہے اس کے سنیاسی بھی آریہ سماج کے سدہانتوں سے منحرف ہوتے جاتے ہیں۔ سوامی سیتا نند جی کے متعلق آپ نے آریہ اخباروں میں پڑھا ہی ہوگا۔ سوامی سرودا نند جی بھی آریہ سماج کا کام چھوڑ بیٹھے ہیں کیونکہ ان لوگوں کو نشچیہ ہو گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کا ہندو رہ کر اٹھنا مشکل ہے۔ اگر کسی اور ثبوت کی ضرورت تھی۔ تو وہ مہاشہ کرشن کے اس آرٹیکل سے جو انہوں نے مسٹر کنہیا لعل گابا کے مسلمان ہونے کے متعلق لکھا ہے۔ پورے طور پر مل گیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ان کو مسٹر کنہیا لعل گابا کے مسلمان ہونے کے متعلق کوئی افسوس نہیں افسوس تو تب ہوتا۔ کہ آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہوتی۔ یہ تو ویسی ہی بات ہوئی۔ جو ایک لومڑی نے کہی تھی۔ جبکہ وہ ان انگوروں کو حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوئی۔ اور چھلانگیں لگا لگا کر تھک گئی تھی۔ جب آریہ سماج کے لیڈروں کا یہ حال ہے۔ تو باقیوں کا حال آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ ہندوؤں کے بزرگوں نے کب افسوس کیا تھا۔ جب ان سے اتنے کروڑ جدا ہو گئے۔ جو مہاشہ جی کرتے۔ دراصل بات یہ معلوم دیتی ہے۔ کہ مہاشہ جی بھی مایوس ہو گئے ہیں کہ ہندوؤں کی بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈالنا آریہ سماج کے لئے ناممکن ہے۔ ان میں اگر کوئی مذہب جان ڈال سکتا ہے۔ تو اسلام ہی ڈال سکتا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اپنے اخباروں کے صفحے "گپ شپ" سے تو بھرتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی کمزوریوں کے رفع کرنے کے لئے ایک کالم بھی مخصوص نہیں کرتے۔

اسلام کی طاقت

اسلام میں اپنی بات دوسروں سے منوا لینے کی بھی طاقت ہے۔ جو کسی اور مذہب میں نہیں۔ اور یہ سب باتیں خدا کی طرف سے معلوم دیتی ہیں۔ میں ایک واقعہ سے یہ بات واضح کرتا ہوں۔ ایک جگہ ایک بھنگن مسلمان شدہ تھی۔ وہاں پر کچھ مہاشے آریہ سماج نے شدھ کئے تھے۔ وہ بھی رہتے تھے۔ کنواں ایک ہندو کی اپنی ملکیت تھا اسلام کی برکت سے وہ بھنگن تو وہاں سے بلا روک ٹوک پانی بھرتی تھی۔ لیکن آریہ مہاشوں کو ہندو پانی بھرنے نہیں دیتے تھے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اسلام ہی سے ہندوستان کی نجات ہو سکتی ہے۔

ہندوؤں میں زیادہ زور سے تبلیغ اسلام کی جائے

ہندو نوجوانوں میں ہندو مذہب سے نفرت ہوتی جاتی ہے۔ آریہ سماجیوں کے اپنے لڑکے نہ کبھی سماج میں جاتے ہیں۔ نہ ہی کبھی اپنا کوئی دہرم گرنتھ پڑھتے ہیں۔ اس لئے انجمن اسلام کا پرچار بڑی جلدی ہو سکتا ہے۔ اگر آپ لوگ کوشش کریں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب ہندوؤں کی کسی بھی سماج میں کوئی طاقت نہیں۔ کہ وہ اسلام کا مقابلہ کر سکے۔ کسی وجہ سے ایک دو مسلمان آریہ ہونے کو تیار تھے۔ لیکن کسی آریہ سماجی میں ہمت نہ ہوئی۔ کہ ان کو ساتھ ملائے اس لئے آپ کو اب کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیئے۔ آگے ایک ہرمپال کو ہی آریہ جذب نہیں کر سکے۔ تو اوروں کو کیا کریں گے۔ آپ زیادہ زور سے تبلیغ

عرق نور (رجسٹرڈ) (رجسٹرڈ)

عرق نور ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب۔ یرقان۔ ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کرکے۔ بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد کرتا ہے۔ وزن میں زیادتی۔ جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کرکے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ بانجھ پن ڈالھرا کی لاجواب دوا ہے۔ قیمت پوری خوراک معہ شافہ ۵ روپیہ۔ عرق نور صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بیماریوں سے بچائے رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۱۲ بوتل ۱۲ ۳ پیکٹ للعہ۔ بچہ گھر کا بادشاہ ہے۔ اسکی صحت آپکے لئے باعث فخر ہے۔ اس لئے آج ہی نور بال سرپ رجسٹرڈ پلائیے۔ جو کہ بخار۔ کھانسی۔ قے۔ دست۔ بدہضمی سے محفوظ رکھنے کے علاوہ انکو موٹا تازہ۔ رنگ سرخ۔ وجیہہ اور خوبصورت بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲

امرت نور۔ ہزار دکھ کا واحد درمان۔ فوری ضرورت کیلئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ عہ ۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان

یا پہاڑ گنج دہلی

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیٹ ہاپہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص معنت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ۔

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آ کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے۔ کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے مضمون مندرجہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء سے چند فقرات

علاج بائیو کیمک یا اکسیر بارہ نمک

کے متعلق نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ بارہ نمکوں کے علاج کی ایجاد نے علاج کو ایسا آسان کر دیا۔ کہ اب ہر شخص کی مقدرت میں ہو گیا۔ کہ وہ طبیب کے نہ ملنے کی صورت میں آسانی سے بغیر کسی خاص علم کے محض کتاب دیکھ کر معمولی اور روزمرہ کی شکایات کا علاج کر سکے۔ اور صرف ان بارہ معدنی اجزاء کے ذریعے جن سے انسانی جسم بنا ہے۔ تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہو گیا۔ فقط۔

علاج بائیو کیمک یا اکسیر بارہ نمک کی بارہ ادویات دیہات اور دور دراز کے مقامات میں رہنے والوں کو ضرور پاس رکھنی چاہئیں۔ یہ دوائیں امریکہ اور جرمنی کی اچھی ہوتی ہیں۔ پتہ ذیل سے منگائیے اردو کی کتابیں بھی ملتی ہیں۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی بیری اکبرپور کانپور

حب رحمانی (رجسٹرڈ)

دوستو! یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں۔ ہر انسان نسخہ دیکھتے ہی خود بخود معلوم کر سکتا ہے کہ یہ ترکیب کردہ گولیاں کس قدر اپنے اندر برقی اثر رکھتے ہوئے قیام بدن کے لئے کیسی مفید و بابرکت ہونگی۔ پس انکا استعمال ہر حال میں ازبس ضروری ہے۔ حب رحمانی۔ کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ فولاد۔ موتی کیسر۔ جدوار خطائی۔ مشک سے تیار کی گئی ہیں۔ قوت مردی کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ اور پٹھے اپنے کام سے جواب دے چکے ہوں۔ اور آرام اور راحت کا مقابلہ تلخ زندگی کے ساتھ میں ہو۔ ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حب رحمانی ہی ساتھ دیگی۔ یا حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر پژمردگی چھائی ہوئی ہو۔ اور کمزوری دل روز بروز بڑھتی جاتی ہو۔ تو ایسی حالت میں بالخصوص حب رحمانی مفید ہوگی غرض یہ جسم انسانی کیلئے آب حیات ہے تجربہ شرط ہے۔ قیمت گولیاں ایکماہ کیلئے دو لئے (۲) چھ روپیہ

دواخانہ رحمانی عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز قادیان۔ پنجاب

اگر

آپکے معدہ میں کوئی فتور واقع ہو گیا ہے اعصابی کمزوری ہو۔ خون کم یا گاڑھا پیدا ہوتا ہو۔ تو آپ

کنارسی رونس

کا استعمال شروع کر دیں۔ جس سے کہ یہ موذی امراض رفع ہو جاوینگی۔ اور آپ نئی زندگی محسوس کرینگے۔ قیمت مکمل خوراک للعہ فی شیشی عہ

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے۔

کیونکہ اسے ہر طبقہ کے کئی ہزار اشخاص شوق سے پڑھتے ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چٹاگانگ کے ہندوؤں پر حکومت کی طرف سے چھ اسی ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا تھا۔ اس میں سے اس وقت تک ۱۳ ہزار وصول ہو چکا ہے۔

پنجاب کے نئے گورنر مسٹر ایمرسن کو ۹ مارچ لندن میں ملک معظم نے شرف باریابی بخشا اور سر کا خطاب عنایت کیا

جرمنی میں نازی پارٹی کو انتخابات میں اقتدار حاصل ہو گیا ہے۔ جس نے تمام صوبوں کی گورنمنٹوں کو توڑ کر ایک مرکزی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ آئندہ وہاں فیڈرل سسٹم رائج ہو گا۔ ایک ہی پارلیمنٹ ہو گی۔ چنانچہ صوبجات کو حکم دیدیا گیا ہے۔ کہ وہ مرکزی گورنمنٹ میں شامل ہو جائیں نازی فوجیں ان صوبجات سے جو اس تجویز سے متفق نہ ہونگی جنگ کے لئے تیار ہیں۔ تمام سرکاری عمارات پر نازی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔

جمہوریہ امریکہ کے نئے صدر پر ایک اور قاتلانہ حملہ کی کوشش کا پتہ لگا ہے۔ ان کے نام ایک پارسل بھیجا گیا جس میں خطرناک قسم کا بم تھا۔ لیکن پوسٹ آفس میں ہی اسے روک لیا گیا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکن بنکوں کی تعطیل میں غیر معین عرصہ کے لئے توسیع کر دی ہے۔ اسی طرح سونے پر پابندی کی میعاد میں بھی وسعت کر دی گئی ہے۔ اور تا اعلان ثانی گذشتہ اعلان نافذ العمل رہے گا۔

واشنگٹن سے ۹ مارچ کی اطلاع ہے کہ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اعلان کے ذریعہ قانون پرہیزگاری کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور اب شراب نوشی کی عام اجازت ہو گئی ہے۔

نئی دہلی سے ۹ مارچ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ خوست میں باغیوں اور افغان افواج میں لڑائی جاری ہے۔ خوست اور وزیرستان کے مابین کارڈن کو زیادہ مؤثر بنانے نیز برطانی ہند سے قبائلی لوگوں کی افغانستان کی طرف روانگی کو روکنے کے لئے وزیرستان کی افواج میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

حکومت بمبئی نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں جس کے بموجب تمام جلسے اور جلوس اور پانچ اشخاص سے زیادہ کا اجتماع ممنوع تھا۔ ۹ مارچ سے مزید دو ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

سری نگر سے ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ مسلم نمائندوں نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات پیش کئے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مارچ میں ہی تمام مقامات مقدسہ مسلمانوں کے حوالے کر دیئے۔ تقریر و تحریر کی آزادی۔ علاقہ میرپور سے آرڈیننس واپس لینے اور راجکمار کی ولادت کی تقریب پر پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کیلی فورنیا (امریکہ) میں ۱۳ مارچ کو شام کے ۵ بجے سے اگلے روز ۹ بجے صبح تک شدید زلزلہ آیا۔ سرکاری بیان کے مطابق ۱۱۳۰ اشخاص ہلاک اور چار ہزار مجروح ہوئے۔ مالی نقصان بے اندازہ ہوا ہے۔ صرف ایک مقام لانگ بیچ میں ہی ۲۵ کروڑ ۰۵ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ غرضیکہ ہولناک تباہی رونما ہوئی۔ مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔

سری نگر سے ۱۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ حکومت کشمیر نے ضلع گلگت کا ایک بہت بڑا حصہ گورنمنٹ برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے۔ اور اب وہاں گورہ افواج رکھی جائے گی۔ خیال ہے کہ یہ انتظام چین و جاپان کی جنگ کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔

مانچسٹر کے تاجروں نے ۲۵ لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے ایک سکیم جاری کی ہے۔ جس کے ذریعہ غیر ملکی منڈیوں میں برطانی پارچہ کو از سر نو فروغ دینے کی کوشش کرے گی۔

یو۔ پی میں اس سال بہت سے لائسنس اسلحہ جات منسوخ کر دئے گئے ہیں۔ اور پستول و ریوالور کے لائسنس دینے کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے بجائے کمشنروں کو دیدئے گئے ہیں۔

واشنگٹن میں ۱۲ مارچ کو تقریر کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے اعلان کیا۔ کہ اگر مناسب کارروائی نہ کی گئی۔ تو بجٹ میں ۱۲ سو ملین ڈالر کا خسارہ ہو جائیگا۔ اس لئے آپ نے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں نیز دار بونس میں ۱۵ فیصدی تخفیف کے لئے اکانومی بل پیش کیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔

برطانی پارلیمنٹ میں ۱۲ مارچ کو وزیر نوآبادیات نے بیان کیا۔ کہ آئرش گورنمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ کے سالانہ خراج کا روپیہ جو اس وقت تک ثالثی فیصلہ کے انتظار میں ریزرو رکھا ہوا تھا۔ اب اس نے ملک کی بہبودی پر صرف کرنا شروع کر دیا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔

ٹوکیو سے ۱۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ حال کے زلزلہ اور اس کے بعد طوفان باد و باراں نے صوبہ آئیومیٹ پریفیکچر کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ لوگوں کے پاس رہنے کو مکان پہننے کو کپڑا اور کھانے کو روٹی نہیں۔ سردی اور بھوک کی شدت سے کئی سو اموات روز ہوتی ہیں۔ ۱۲ ہزار لوگ انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔ اور ایک ہزار کے قریب نمونیہ ہیں۔

جیہول سے ۱۴ مارچ کی اطلاع ہے کہ حکومت جاپان چین کے ساتھ صلح کرنے پر رضامند نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جاپانی سفیر مقیم پیکن کو ہدایات دیدی گئی ہیں۔

سرکاری رپورٹ کے مطابق سال مختتمہ دسمبر ۱۹۳۲ء میں برٹش انڈیا میں کل ۱۱۸ ہڑتالیں ہوئیں۔ جن میں سوا لاکھ کے قریب مزدوروں نے حصہ لیا۔ اور اس طرح اس سال ۱۴۳۱ ۳۲۲ دن ضائع ہوئے۔

مسٹر رام داس خاں ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی سابق پرنسپل سناتن دھرم کالج نے ۱۲ مارچ کی شب اسلامیہ کالج لاہور میں "اسلام کا نصب العین" پر ایک مضمون پڑھا۔ اور اس کے بعد اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔

گاندھی جی کے سول نافرمانی کو واپس لے لینے کے رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے مسٹر اینے صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ انہیں پالیسی اور لیڈر کو اس تحریک کے واپس لینے کا اختیار نہیں۔ ورکنگ کمیٹی نے اسے جاری کیا تھا اور وہی واپس لے سکتی ہے۔

خان صاحب منشی فرزند علی صاحب لنڈن سے روانہ ہوگئے

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے

احمدیہ مشن لنڈن کا چارج لے لیا

لنڈن سے ۱۳ مارچ کو رائٹر نے حسب ذیل خبر اخبارات کو ارسال کی ہے۔

"کل شام کو (خان صاحب) فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن براہ آسٹریا ہندوستان روانہ ہو گئے۔ اور مسجد کا چارج اپنے جانشین مولوی اے۔ آر۔ درد کو دے دیا۔"

احباب خان صاحب موصوف کے بخیر و عافیت دارالامان پہنچنے اور جناب درد صاحب کو اشاعت اسلام میں شاندار کامیابی حاصل ہونے کے متعلق دعا فرمائیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی